حجرہ نبوی کے اندر نقش عربی کی چند نایاب نعتیں

بزم رضویہ

مکان نمبر ۳۷، گلی نمبر ۱۴، داتا نگر، بادامی باغ، لاہور۔

حجرہ نبوی کے اندر
نقش عربی کی چند نایاب نعتیں

مصنف
ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

بزم رضویہ (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ نمبر 35

نام کتاب	....	حجرہ نبوی کے اندر نقش عربی کی چند نایاب نعتیں
مصنف	....	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
صفحات	....	۱۶
ناشر	....	بزم رضویہ (رجسٹرڈ) لاہور۔
تعداد	....	ایک ہزار
مطبوعہ	....	احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور۔
ھدیہ برائے ایصال ثواب	....	حاجی غلام رسول (مرحوم)

بیرونجات کے حضرات 4 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

منگوانے کا پتہ

بزم رضویہ

مکان نمبر 37، گلی نمبر 14، داتا نگر، بادامی باغ، لاہور۔

انٹرنیٹ ایڈریس bezmerezvia@hotmail.com

babar@pol.com.pk

حجرہ نبوی ﷺ کے اندر نقش عربی کی چند نایاب نعتیں

تحریر : ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

☆ گنبد خضراء کے اندر جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس ہے اس مزار کے حجرہ مبارکہ کی اندرونی دیواروں پر نقش قصیدوں کے بارے میں تفصیلات پہلی بار اردو جاننے والوں کے لئے پیش کی جارہی ہیں

☆ حجرہ مبارکہ کی دیواروں پر منقش بہت سے قصیدے مٹ گئے ہیں مگر بعض قصائد اب بھی اندرونی دیواروں پر کندہ ہیں

☆ نعت کے اشعار میں شرک وبدعت پر مبنی خیالات کا فروغ ایک نزاعی مسئلہ رہا ہے موحدین اور وہابیوں کی جانب سے عموماً" نعتیہ اشعار کو شرکیہ اشعار قرار دیا گیا ہے دراصل عشق و محبت کی کیفیات کو شرک و بدعت کی اصطلاحوں سے بلند تر ہونا چاہیئے ورنہ اس فلسفے کے تحت اگر دیکھا جائے تو حجرہ نبوی کی اندرونی دیواروں پر نقش نعتیہ اشعار شرک جلی کا شاہکار ہیں مگر آج بھی حجرہ مبارکہ کی زینت ہیں عاشق صادق کیف اور وارفتگی اور خود سپردگی کے عالم میں دل دردمند کے نغموں کو لفظوں میں ڈھالنا چاہتا ہے مگر الفاظ اور لسانی ضوابط ان نورانی کیفیات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اور یہی تنگ دامانی شرک کا تاثر پیدا کرتی ہے مگر یہ تنگ دامانی زبان کی تنگ دامانی ہے عاشق کے عشق اور محبت کی تنگ دامانی نہیں

☆ اگر شرک کی وہابی تعبیر کو درست تسلیم کرلیا جائے تو شیخ عبدالرحیم البرعی یمنی کا نعتیہ قصیدہ شرک کا شاہکار ہے جس میں رسول اللہ کو وسیلہ، مصیبت میں شفاعت یا امت کے لئے جائے پناہ، شدائد زمانہ سے ذریعہ نجات، جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے نسخہ شفاء قرار دیا گیا ہے

☆ سلطان عبدالحمید بن سلطان احمد خان متوفی ۱۱۹۱ھ کا قصیدہ نعتیہ جو روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر قبلہ کی جانب دیوار پر جالیوں کے اوپر نقش کیا ہوا ہے، اس قصیدے کے بیشتر اشعار وہابی تعبیر کے مطابق شرک سے مملول ہیں یہ قصیدہ آج بھی حجرہ مبارکہ پر نقش ہے قصیدہ کے بعض اشعار رنگ و روغن (وارنش) کی وجہ سے مٹ گئے ہیں۔ پہلا، دوسرا، تیسرا، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں، دسواں اور تیرھواں شعر باقی نہیں ہے سات شعر پڑھے جاسکتے ہیں۔ سعودی حکومت نے ان اشعار کو مٹانے کی جرات نہیں کی یا وہ ان اشعار کو شرکیہ نہیں سمجھتے۔ اگر شرک کی تعریف میں اس

قدر فراخ دلی برتی جارہی ہے تو وہابیت یہ فراخ دلی دوسرے مکاتب فکر کے بارے میں کیوں نہیں برتتی؟

☆ ندوۃ العلماء سے فکری طور پر وابستہ ڈاکٹر عباس ندوی جو اس مقالے کے مصنف ہیں ان اشعار کی توجیہہ و تاویل کر کے شرک کے اثرات کو محبت کی کیفیات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ شاہ اسماعیل شہید کے فکر سے وابستہ ندوی حضرات اگر ان نعتوں کے ضمن میں یہی تعبیرات نعت کہنے والے ان شعراء کے اشعار کے لئے بھی اختیار کرلیں جنہیں ایک صدی سے مشرک کہا جارہا ہے تو پھر توحید و شرک کی کشمکش خود بخود ختم ہو کر محبت رسول کے روحانی اور نورانی پیکر میں ڈھل جاتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارے پیمانے اپنوں کے لئے کچھ اور ہیں اور دوسروں کے لئے کچھ اور اگر تمام مسلمانوں کو اپنا سمجھا جائے تو شاید اختلاف کی شدید صورتیں باقی نہ رہیں

☆ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے سلطان عبدالحمید کے قصیدے میں شامل بظاہر مشرکانہ اشعار کی جو تاویلات کی ہیں ان کی روشنی میں برعظیم پاک وہند کے تمام نعتیہ ذخیرے کو شرک سے برات کی سند دی جاسکتی ہے ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایسا رویہ سب شعراء کے بارے میں اختیار نہیں کیا گیا

☆ قصیدۂ جدایہ داخلیہ ایک نادر قصیدہ نعت ہے جو حجرہ نبویہ کی اندرونی دیواروں پر کوفی خط میں گیارہویں صدی ہجری میں نقش کیا گیا تھا اس قصیدہ مبارکہ کا سولہواں شعر حجرہ شریفہ کے باہر مواجہہ کے اوپر بھی نقش ہے اگر توحید و شرک کے وہابی پیمانوں کو معیار بنایا جائے تو ہمیں فراخ دلی کے ساتھ تسلیم کرلینا چاہئے کہ حجرہ نبوی کی دیواروں پر گزشتہ گیارہ صدیوں سے شرکیہ اشعار نقش ہیں اس قصیدے میں شاعر جو بہت بڑے عالم بھی ہیں رسول کو سارے عالم کی پناہ گاہ، مصائب و سختیوں میں آپ کو آسرا، رسول کی غلامی پر فخریہ جذبات، مرقد رسول کی مٹی کو چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی خواہش کا بے باکانہ اظہار، آپ کے صدقے میں قحط سالی کے وقت بارش سے سیراب کئے جانے کے یقین کا اعلان، درپاک کی زیارت سے شفاعت کی آس، حاجتوں کے برآنے کی امیدیں، رسول اللہ کی نگاہ کرم کی طلب گاری تاکہ دین و دنیا دونوں کی حاجتیں زندگی کی مشکلات دور ہونے کی شفاعت کے ساتھ سلام محبت و عقیدت پیش کیا گیا ہے اگر یہ تمام جذبات، خیالات، احساسات، کیفیات، توحید ہیں تو پھر یہی کیفیات دوسرے شعراء بیان کریں تو وہ شرک و بدعت کا مقام کیسے پالیتے ہیں؟

❖❖❖

عربی کی چند نایاب نعتیں

نعتوں کی ایک قسم وہ ہے جن میں شعراء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پر عظمت کا ذکر کیا ہے۔ آپ کے بشریت پر احسانات کو یاد کیا ہے یا آپ کے اخلاق کریمہ اور جمال ظاہری کو موزوں الفاظ میں بیان کیا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جن میں نعت گو شعراء نے اپنی وارفتگی شوق کو پردرد اور پرسوز لہجے میں نظم کیا ہے، درد و فراق کا ذکر کیا ہے۔ صبا اور نسیم سحری سے التماس کی ہے کہ وہ ان کا پیغام حضور اقدس کے درپاک تک پہنچائے۔

تیسری قسم ان نعتوں کی ہے جو شاعر اپنے آپ کو جسدی وجود سے در اقدس پر حاضر تصور کر کے کہتا ہے، جیسے شاعر اسلام علامہ اقبال کی "ارمغان حجاز" ہے۔ جہاں شاعر صبا اور نسیم سحری سے پیغام شوق نہیں بھیجتا بلکہ خود درپاک پر بروئے سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو استادہ دیکھتا ہے اور خون جگر کی آمیزش سے اشک ندامت بہاتا ہے۔

اسی آخری قسم کے شعراء میں وہ خوش بخت بھی ہیں جو صرف تصور میں نہیں بلکہ اپنے جسد خاکی کے ساتھ مواجہہ شریفہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

یا شفیع المذنبیں بار گناہ آوردہ ایم + بردرت این بار بارپشت دوتا آوردہ ایم

چشم رحمت بکشا سوے من انداز نگر + گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ایم

آن نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو + ہستم آن گم رہ کہ اکنوں روبراہ آوردہ ایم

عجز و بے خویشی و درویشی وذل ریشی و درد + ایں ہمہ بردعوئی عشقت گواہ آوردہ ایم

دولتم ایں بس کہ بعد از محنت و رنج دراز + بر حریم آستانت می نہم روئے نیاز

ترجمہ :۔ جن حضرات کو فارسی سے مناسبت نہیں ہے ان کے لئے عرض ہے کہ وہ بے خویشی کو، بے خیشی پڑھیں، اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے، میں گناہوں کا ایک بوجھ لے کر حاضر ہوا ہوں، آپ کے در دولت پر اس طرح حاضر ہوا ہوں کہ گناہوں کے بوجھ سے میری پیٹھ دوہری ہو گئی ہے۔

نگاہ رحمت اٹھایئے، مجھ پر ایک نظر ڈالئے، اگرچہ شرمندگی کے مارے کالا منہ لے کر آیا ہوں، میں نہیں کہتا کہ آپ کی راہ (سنت پر) سالہا سال سے قائم ہوں میں تو وہ گمراہ ہوں کہ اب جا کر راہ پر آیا ہوں۔ ناتوانی، بے بسی، پراگندگی اور شکستہ دلی اور درد کو اپنے تعلق خاطر پر گواہ بنا کر لایا ہوں۔ میری سرفرازی یہی ہے کہ بڑی کٹھن گھڑیوں اور طویل انتظار کے بعد آپ کے ایوان عالی

پر اپنا سر نیاز خم کر رہا ہوں۔
یا جس طرح مرحوم جگر مراد آبادی نے عرض کیا تھا:

استادہ بہ پیش بارگاہست + پیرے بہ رخ آستین کشیدہ
شاید جگر حزین ہمین است + از بار گنہ کمر خمیدہ

(آپ کی بارگاہ کی پیشی میں ایک بڈھا اپنی آنکھوں پر آستین سے منہ چھپائے ہوئے کھڑا ہے شاید جگر غمگین یہی ہے گناہوں کے بوجھ سے جس کی کمر کج ہو گئی ہے۔)

نعت نبوی کی اس صنفت خاص میں ہدیہ، درود و سلام بھی ہے، جس میں آنحضرت ارواحنا فداہ کو مخاطب کر کے شاعر ہدیہ صلاۃ و سلام پیش کرتا ہے جیسے حضرت جامی نے عرض کیا تھا:

صد سلامت میفرستم ہر دم اے فخر کرام
تاکہ آید یک "علیکم" در جواب صد سلام

(اے فخر رسولان کرام آپ کی خدمت عالی میں ہر لحظہ سینکڑوں سلام کا نذرانہ بھیجتا ہوں تاکہ میرے سو سلام پر ایک بار "علیکم السلام" کی آواز آ جائے۔)

جس طرح اردو اور فارسی میں نعت نبوی کی یہ تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں، اسی طرح عربی میں بھی عرب شعراء نے اپنا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اس مختصر مجموعہ میں اس صنف کی عربی نعتوں کو بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ چند وہ قصیدے بھی ہیں جو خاص حجرہ مبارکہ (گنبد خضرا کے اندر (...) اس حجرہ میں جہاں مزار اقدس ہے) دیواروں پر نقش تھے اور ان میں سے بعض اب بھی موجود ہیں۔

یہ اشعار اور قصیدے مجھے علامہ و محترم استاذ حدیث شیخ محمد مالکی کے مجموعہ سے حاصل ہوئے جس کا نام ہے "شفا الفواد بزیارۃ خیر العباد" علامہ موصوف نے اس کتاب میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں بعض اختلافات کا جواب دیا ہے۔ کتاب علمی و تحقیقی ہے اس کے آخر میں انہوں نے یہ قصائد بھی دیئے ہیں جن کو دیکھ کر بے اختیار جی چاہا کہ اپنے اردو دان اہل ذوق بھائیوں کو اس نعمت میں شریک کر لوں قبولیت اس کے ہاتھ میں ہے جو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔

گنبد خضراء کے مکین

حضرت شیخ طریقت عالم جلیل عارف باللہ شیخ عبدالرحیم البرعی قدس سرہ، یمن کے ایک عاشق رسول بزرگ گزرے ہیں۔ اس سرزمین پر جہاں حضرت اویس قرنی جیسے محبان رسول پیدا ہوئے وہاں ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی وارفتہ شوق ہوتا رہا ہے جس کے سوز دروں سے ہزاروں بندگان خدا نے محبت کی روشنی اور ایمان کی حرارت اور ذات نبوی سے وابستگی کی دولت حاصل کی ہے۔

اہل یمن شیخ عبدالرحیم البرعی کی مناجاتوں اور درودو سلام سے معطر نظموں کو بڑے شوق و عقیدت سے پڑھا کرتے ہیں۔ ان کا مفصل تذکرہ عربی کی نعتیہ شاعری، میں موجود ہے۔ آپ نے حرم نبوی کی زیارت کے لئے جو صلاۃ و سلام لکھا ہے۔ اس کا عنوان "یا صاحب القبر المنیر" ہے اس قصیدہ کے منتخب اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ

(۱) شہر یثرب میں نور سے معمور قبر والے! اے میری آرزوؤں کے قبلہ، میری تمناؤں کے حاصل!

(۲) اے وہ ذات گرامی جن کا در مشکلات میں میرا وسیلہ اور مصائب کی یورش کے وقت میرا آخری ٹھکانہ ہے۔

(۳) اے میری امیدوں کے مرکز، رنج و غم میں مرے غم خوار، رنج و غم کی شدید گھڑیوں میں جن کی (شفاعت) سے ڈھارس رہتی ہے!!

(۴) اے وہ جن کی سخاوت سارے عالم پر محیط ہے۔ سخاوت بھی ایسی جیسے موسلا دھار بارش ہو اور جس بارش کا ہر قطرہ ہزاروں نعمتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہو۔

(۵) اے نبی رحمت شافع امت! سارے عالم کے لئے سرپناہ، مشرق و مغرب میں بسنے والوں کے لئے آپ کا دامن جائے پناہ ہے۔

(۶) اے وہ ذات جس سے ہم ہر طرح کی بھیک پانے کی آس لگائے ہوئے ہیں اور جن کے در عالی پر آکر سہارا ڈھونڈتے ہیں۔

(۷) اے وہ جو مہربان تر، پاکیزہ تر اور منتخب ترین (نبی بنا کر مبعوث کئے گئے) آپ قدرت الٰہی کا سربستہ راز ہیں۔ آپ کا وجود پاکیزہ اور آپ کا خاندان (آباؤ اجداد) پاکیزہ تر تھے۔

(۸) اے راتوں رات جلیل القدر براق پر سوار ہو کر مکہ سے مسجد اقصیٰ تک جانے والے مسافر!

(۹) آپ کا استقبال ملائکہ نے پر جوش خیر مقدم کے ساتھ کیا۔

(۱۰) آپ کی منزل سدرۃ المنتہیٰ تھی اور یہ ایک خاص فضل و کرم تھا اللہ کا، جو آپ کے لئے پہلے ہی سے مقدر تھا۔

(۱۱) آپ کا اشتیاق خود عرش و کرسی کو تھا اور آپ کو قریب سے قریب تر بلایا گیا۔

(۱۲) آپ کی وہ عظمت جس کو دیکھ کر انسان ششدر رہ جاتا ہے یہ ہے کہ آپ کا علم (جھنڈا۔ پھریرا) عرش اعظم پر نصب کیا گیا۔

(۱۳) آپ کے لئے تمام پردے اٹھا دیئے گئے اور شش جہات کو آپ کی طرف جھکا دیا گیا اور منتخب کردہ ہستی کو منتخب کرنے والے (خدا) کے نور نے ہر طرف سے ڈھک لیا۔

(۱۴) آپ کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ ہر فضیلت لے نوازا گیا ہے۔ آپ کو حق ہے کہ فخر کریں کہ ہر مستحق سزا کو آپ کے وسیلہ و شفاعت سے بخش دیا جائے گا۔

(۱۵) شیریں حوض کوثر پر آپ کا مقام' مقام حمد ہوگا جس کے سایہ میں تمام انبیائے کرام پناہ لیں گے۔

(۱۶) ایک ناخواندہ قوم کی طرف آپ کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا مگر ایسا نور بخشا گیا جو کائنات پر محیط ہو گیا۔

(۱۷) آپ کے معجزات تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے۔ آپ کی طفلی کے معجزات بھی ثابت ہیں اور جب آپ جوان ہوئے' اور جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے (کوئی زمانہ معجزات کے ظہور سے خالی نہیں رہا۔)

(۱۸) آپ نے وحی خداوندی کو پڑھ کر سنایا۔ لوگوں نے اس نعمت سے فائدہ اٹھایا اور ایمان لائے اور ایسے محروم بخت بھی تھے جو انکار پر قائم رہے۔

(۱۹) الحمدللہ قرآن شریعت کا جامع ہے' اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے اور حضرت آمنہ کا لخت جگر ہمارا پیغمبر ہے۔

(۲۰) ذات احمد کے طفیل حق واضح ہو کر ہم سب کے سامنے آیا اور مذہب اسلام سب سے اعلیٰ و ارفع دین بن کر ابھرا۔

(۲۱) میرے آقا و مولیٰ! آپ کو اپنا حامی و ناصر جان کر میں نے آپ سے امید قائم کی ہے کہ ہر روز کی نت نئی مصیبت سے اور غدار زمانہ کے شدائد سے نجات پا سکوں۔

(۲۲) آپ ہدایت کے منارہ ہیں آپ کی خدمت میں اس نذرانہ مدح کو ہم نے وسیلہ بنایا ہے اور وسیلہ ڈھونڈنے والے کے لئے سب سے بڑا سہارا تو خود آپ کا ہی ہے۔

(۲۳) آپ کا ایک حقیر غلام ہے' مدح خوان اور دریوزہ گر ہے۔ اس کے لئے دعا فرمایئے کہ اس کی مصیبتیں دور ہوں کیونکہ آپ سے التماس و التجا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔

(۲۴) اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے محفوظ رہنے کے لئے پروانہ نجات لکھ دیجئے' خود اس کے

لئے اور اس کے والدین کے لئے۔
(۲۵) اس قصیدہ مدح کے طفیل عبدالرحیم کو دونوں جہاں کی سرفرازی عطا کیجئے کیونکہ اس نے دل سے یہ نظم لکھی ہے۔
(۲۶) اے بلند مقام والے! خدائے ذوالجلال آپ پر اپنی رحمتیں برسائے اور بہتر سے بہتر درود و سلام کا ہدیہ پہنچائے۔
(۲۷) اور آپ کے صحابہ کرام اور سربلند آل پر جن میں ہر ایک صاحب فضل و احسان تھے۔

حجرہ مبارک کے اندر درودیوار پر نقش کیا ہوا قصیدہ

ایوب صبری پاشا نے "مراۃ الحرمین" میں لکھا ہے کہ سلطان عبدالحمید بن سلطان احمد خان (م۔۱۱۹۱ھ) کا یہ قصیدہ روضہ انور کے اندر قبلہ کی جانب دیوار پر (جالیوں سے اوپر) نقش کیا ہوا ہے۔

ان اشعار کو سمجھنے کے لئے عربی اسلوب کو سمجھنا چاہئے نیز یہ کہ ذوق و محبت کی فراوانی میں اگر کوئی ایسا لفظ نکل جاتا ہے جس سے بظاہر توحید کے منافی مفہوم کی طرف ذہن جائے تو اس کی وضاحت ضروری ہے۔ اس لئے ترجمہ کے بعد متعدد اشعار کی توضیح بھی کردی گئی ہے۔

ترجمہ

(۱) یاسیدی یا رسول اللہ میری دستگیری کیجئے۔ آپ کے سوا میرا کوئی نہیں ہے اور نہ میں کسی کی طرف مڑ کر دیکھتا ہوں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ہی میرا تنہا وسیلہ ہیں۔)
(۲) ساری کائنات میں ہدایت کا نور آپ ہی ہیں۔ راز سخاوت تو آپ ہی کی ذات ہے!! اے وہ ذات جس پر بھروسہ کیا جائے۔
(توضیح) دوسرے مصرعہ کا آخری ٹکڑا "یا خیر معتمد" کا مطلب یہ ہے کہ عرض گزار آپ کو مخاطب کرکے کہہ رہا ہے کہ آپ ہی کی ذات وہ ہے جس پر اعتماد کیا جائے۔
(۳) بلاشک و شبہ ساری مخلوقات کے لئے فریادرس آپ ہی ہیں اور اللہ کی طرف سارے عالم کو راستہ بتانے والے آپ ہی ہیں۔
(توضیح) پہلے مصرعہ میں آپ کو فریادرس کہا گیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت

نصرت (نعم المولیٰ ونعم النصیر) یاد کرکے آپ کو راہِ خدا کا ہادی بتایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شاعر "فریاد رس" کہہ کر یہ مطلب لے رہا ہے کہ مخلوقات جن وانس کے درمیان آپ ہی سرِ پناہ ہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابل میں (نعوذ باللہ) یا اللہ کو بھی فراموش کرکے آپ کو وہ فریاد رس سمجھ رہا ہے۔

(۴) اے وہ ذاتِ پاک جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کا حق تنہا ادا کیا اس بزرگ و برتر کی حمد جو تنہا ہے جو نہ پیدا کیا گیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنم دیا۔

(توضیح) اشارہ ہے کہ قیامت کے روز آپ کے ہاتھوں لواء الحمد ہوگا۔ توحید خالص کا یہ شعر ان تمام اوہام کو دور کرا دیتا ہے جو کسی لفظ کے وسیع مفہوم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔

(۵) اے وہ ذات جس کی دو انگلیوں سے پانی کی لہریں ابل پڑیں جس سے پوری فوج سیراب ہوئی۔

(۶) میرا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ناگہانی مصیبت آجاتی ہے تو میں کہا کرتا ہوں یا سید الساوات یا سندی (اے آقاؤں کے آقا اے میرے سرِ پناہ!!)

(۷) خدائے رحمان و رحیم کے حضور آپ میرے شفیع بن جائیے کہ وہ میری لغزشوں کو معاف فرما دے اور ایسا احسان کیجئے جو میرے دل میں بھی نہ ہو یعنی میری توقعات سے بڑھ کر جس کا مجھے حوصلہ بھی نہ ہو!!)

(۸) مجھ پر نگاہ کرم ہمیشہ رکھئے۔ اپنے فضل سے میری کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائیے۔

(۹) میرے ساتھ چشم پوشی اور عفو کا معاملہ کیجئے، میرے آقا آپ کی حضوری سے میں کبھی سرتابی نہیں کر سکتا۔

(۱۰) میں نے وسیلہ طلب کیا ہے۔ رسول مختار کا اور وہ رسول مختار جو آسمان پر جانے والے (فرشتوں) سے بھی افضل ترین ہیں اور خدائے واحد کا ایک راز ہیں۔

(۱۱) تمام مخلوقات میں افضل ترین بلندی کے لحاظ سے تمام انبیائے کرام کے اور جن و بشر کے لئے سرمایہ رحمت ہیں ان کو رشد و ہدایت کی راہ پر لگانے والے۔

(۱۲) جمال ظاہری و باطنی کے مالک! پاک و بلند ہے وہ ذات جس نے اس جمال کو پیدا کیا۔ آپ جیسا صاحبِ جمال ساری کائنات میں کسی کو نہیں پاتا ہوں۔

(۱۳) میں آپ کے در پر پناہ لینے آیا ہوں، بڑا آسرا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے گا جو میرے عقیدہ اور عمل میں خرابی ہے۔

(۱۴) آپ کی مدح میری زندگی کا معمول ہے جو ہمیشہ سے ہے اور آپ کی محبت مالک عرش (اللہ) کے

نزدیک ذریعہ تقرب ہے۔

(۱۵) آپ پر بہترین صلاۃ وسلام ہو ہمیشہ ہمیشہ لاتعداد۔

(۱۶) آپ کے آل واصحاب سب پر جو بخشش ومغفرت کے دریا تھے۔

قابل ذکر اطلاع

(۱) اس قصیدہ کا گیارہواں شعر علیحدہ سے حجرہ مبارک کی اس کھڑکی کے اوپر نقش ہے جو اغوات کے دکہ کے سامنے ہے اس مقام پر جس کو محراب تہجد کہا جاتا ہے وہ شعر یہ ہے۔

ترجمہ:"جمال ظاہری وباطنی کے مالک! مبارک وبلند ہے وہ ذات جس نے اس جمال کو پیدا کیا۔"

(۱) آپ جیسا صاحب جمال سارے کائنات میں کسی کو نہیں پاتا ہوں۔

(۲) اس قصیدہ کے بعض اشعار رنگ وروغن (وارنش) کی وجہ سے مٹ گئے ہیں۔ ان میں پہلا' دوسرا' تیسرا' چھٹا' ساتواں' آٹھواں' نواں' دسواں اور تیرھواں شعر باقی نہیں ہے سات شعر پڑھے جاسکتے ہیں۔

قصیدہ حدادیہ داخلیہ

یہ ایک نادر قصیدہ نعت ہے جو حجرہ نبویہ کی اندرونی دیوار پر کوفی خط میں نقش کیا گیا تھا۔ اس والہانہ قصیدہ کو جو صلاۃ وسلام کے صیغوں پر مشتمل ہے۔ حضرت قطب الارشاد' عارف باللہ مولانا عبداللہ بن علوی حسینی الحضرمی الشافعی متوفی ۱۱۳۲ھ نے نظم کیا تھا' اس قصیدہ مبارکہ کا سولہواں شعر حجرہ شریفہ کے باہر مواجہ کے اوپر بھی نقش ہے۔ ان اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے

ترجمہ

(۱) تیز رفتار اونٹوں پر ہم صحرا و بیابان طے کرتے ہوئے چل رہے ہیں۔ ہمارے قافلہ کو ساربانوں کی حدی خوانی نہیں بلکہ جذبات واشتیاق کی فراوانی آگے بڑھارہی ہے۔

(۲) ہم ان اونٹوں پر سر شام سوار ہوتے ہیں اور مسلسل سفر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ دوسری رات آتی ہے تاریک' سیاہ' بھیانک مگر اونٹوں سے اترنے کا نام نہیں لیتے۔

(۳) اس سواری پر ہمیں نیند بھی آتی ہے اور بڑی میٹھی نیند آتی ہے کیونکہ روح محبت کی آغوش میں آسودہ رہتی ہے۔

(۴) گرم ہواؤں کے تھپیڑے ہمیں خنک معلوم ہوتے ہیں۔ جھلسا دینے والی لو جب چلتی ہے تو مشکیزوں کو جھنجھوڑ دیتی ہے (یعنی اس کا پانی کھول اٹھتا ہے) مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی اور لو کی یہ تکلیف بھی مجھے اچھی لگتی ہے کیونکہ ہم دیار محبوب کی طرف رواں ہیں۔

(۵) ہم اسی طرف رواں دواں بڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ ایک وسیع میدان میں آکر اپنے اونٹ کا کجاوہ ہم نے اتارا۔

(۶) ہم خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی میں آگئے' جو رسول رحمت دریائے سخاوت اور سردار عرب ہیں۔

(۷) رسول امین' ہاشمی والا مرتبت آنے والی نسلوں کے سردار اور ان کے سردار جو گزشتہ صدیوں میں گزر چکے ہیں۔

(۸) سارے عالم کی پناہ گاہ' ہر امیدوار کی آرزو' فطرت بلند کی تمام خوبیاں رکھنے والے' جسم اور دل کے لحاظ سے پاک و معطر۔

(۹) نادار اور رحمت پروردگار کے طلب گار آپ سے وہ امید رکھتے ہیں جو خشک سالی کے ستائے ہوئے' مینہ سے گھنگھور گھٹاؤں سے امید رکھتے ہیں۔

(۱۰) آپ کریم ہیں' حلیم ہیں۔ آپ کی شان جود و بخشش ہے۔ ہر قسم کے رنج و اندوہ زمانہ کی سختیوں اور مصائب میں آپ کو آسرا سمجھتے ہیں (کہ آپ کی دعاؤں سے مصائب ٹل جائیں گے۔)

(۱۱) آپ رحیم ہیں' اللہ نے آپ کو مخلوق کے لئے رحمت سراپا بنا کر پیدا کیا ہے' اور دنیا میں اس لئے بھیجا کہ آپ قرب حق اور کامرانی سے لوگوں کو ہمکنار کریں۔

(۱۲) آپ کو اللہ نے صداقت' حقانیت اور ہدایت کی دعوت دینے کے لئے بھیجا اور آپ کو سخاوت' نرم جوئی' نرم خوئی اور شیریں زبانی میں ممتاز کیا۔

(۱۳) آپ ہی کے ذریعہ سے اور آپ ہی کے صدقے میں اللہ نے شرک وہلاکت کی راہ سے نجات دلائی اور ان راستوں سے محفوظ رکھا جو بت پرستی' نفس پرستی اور شیطان پرستی کا راستہ تھا۔

(۱۴) اور ہم سب کو اپنے پسندیدہ دین کی نعمت سے نوازا' ایسا دین جس کو اللہ کی رضا اور پسند حاصل ہے لہذا اللہ تعالی کا ہزار ہزار شکر ہم پر واجب ہے۔

(۱۵) اللہ تعالی کا بڑا کرم اور احسان یہ ہے کہ اس نے آپ کو مبعوث فرمایا' اور آپ کو ہم انسانوں میں سے منتخب کیا اور آپ کی شان کو عظمت دی اور آپ کا ذکر بلند کیا۔

(۱۶) آپ وہ عظیم پیغمبر ہیں جن کے اخلاق کریمہ وہ ہیں جن کو قرآن کریم نے ذکر کرکے شرف بخشا ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کی وہ ذات والا صفات ہے جس نے آپ کو وحی اور فتح مندی کی دولت دی' اور آپ کی ذات کو رعب و جلال بخشا۔

(۱۸) آپ کو ایسے معجزات دیئے جو سب کھلے ہوئے اور روشن ہیں اور جن کی تعداد بارش کے قطروں سے بڑھ گئی ہے۔ آپ کے معجزات کے بعد وہ سب ہیں جن کو نبی بنایا گیا (یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام)

(۱۹) آپ کو قرآن عظیم بخشا' وہ قرآن جس نے سارے عالم کو مقابلہ کرنے میں ناکام کردیا' اور قرآن کریم کا عطیہ وہ ہے جس نے آپ کو قوت بخشی کیا کہنے ہیں اس قوت اور دبدبہ کے!!

(۲۰) یا رسول اللہ! ہمیں آپ کی غلامی کے ساتھ شرف نسبت بھی حاصل ہے' ہم آپ کے دربار میں محبت اور شوق کا نذرانہ لے کر حاضر ہوئے ہیں۔

(۲۱) آپ کے فضل و احسان کی چوکھٹ پر ہم دست بستہ کھڑے ہیں تاکہ اس مٹی کو چومیں اور آنکھوں سے لگائیں جو درپاک پر پڑی ہے۔

(۲۲) اب ہم آپ کے روبرو' رخ مبارک کے سامنے استادہ ہیں' اس چہرہ انور کا مواجہہ ہمیں حاصل ہے جس کے صدقے میں قحط سالی کے وقت بارش سے ہم سیراب کیے جاتے ہیں۔

(۲۳) ہم لوگ یا رسول اللہ' آپ کے درپاک پر زیارت کے لئے آئے ہیں۔ آپ کی شفاعت پر آس لگائے ہوئے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے طلبگار ہیں۔

(۲۴) ہم ایک وفد کی صورت میں آئے ہیں (جس طرح آپ کی حیات طیبہ میں قبائل کے وفود آتے تھے اور اپنی ضروریات بیان کیا کرتے تھے) اور ہم اس ذات گرامی کے مہمان ہیں جو سخاوت و مہمان نوازی' لطف و احسان کا منبع ہے۔

(۲۵) دل ارمانوں سے بھرا ہے' ایسی حاجتیں بھی ہیں جن کے بر آنے کی امید لے کر آئے ہیں۔

(۲۶) یا رسول اللہ' ایک نگاہ کرم ادھر بھی کیجئے! دین و دنیا دونوں کی حاجتیں اور زندگی کی مشکلات دور ہونے کی شفاعت کیجئے۔

(۲۷) دین و دل کی اصلاح ہماری مراد ہے میرے آقا مجھ پر نظر کرم فرمایئے۔

صلوٰۃ وسلام

(۲۸) آپ پر لاکھوں سلام اور لاکھوں درود اے وہ ذات پاک جس نے روشن ہدایت ایمان بخش کتاب عظیم کی آیات پڑھ کر سنائیں۔

(۲۹) آپ پر ہزاروں درود و سلام ہو اے ہادی اعظم!! اے مشرق و مغرب میں اجالا پھیلانے والے!

(۳۰) آپ پر درود و سلام ہو اے وہ ذات گرامی جس سے بہتر طریقہ پر کسی نے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کی۔ آپ اللہ کی حمد و ثناء اور آپ اللہ کے احسانات کا ذکر کر کے دعا' سکھانے والے محبوب ہیں۔ آپ پر سلام ہو۔

(۳۱) سلام آپ پر ہو اے شب معراج میں رب کریم کی حضوری کا شرف حاصل کرنے والے اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے والے رسول مختار۔

(۳۲) آپ کا مقام "او ادنی" سے ظاہر ہے۔ اس عظمت و بلندی کا ہمیں ہوش رہنا چاہیے اور اس مقام عالی کا جو چاند ستاروں سے آگے تھا۔

(۳۳) آپ پر اللہ کا سلام ہو جب تک ایک شخص بھی روئے زمین پر یہ کہنے والا رہ جائے جو کہے اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اس کے بعد حضور انور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۳۴) آپ پر اللہ کا سلام ہو جب تک نسیم سحر چلتی رہے اور شیدائیوں کی روح کو ہلاتی رہے۔

(۳۵) آپ پر سلام ہو جب تک نسیم صبح چلتی رہے اور جب تک پرند شاخوں پر چہچہاتے رہیں۔

(۳۶) آپ پر سلام ہو جب تک حدی خواں اپنی حدی خوانی سے دلوں میں جوش پیدا کرتے رہیں اور آپ کی آرام گاہ تک جانے کا شوق اور وارفتگی باقی رہے۔

(۳۷) آپ پر سلام ہو اس قدر سلام جس قدر اور جس تعداد میں زمین سے اگنے والے درخت اور پتے ہیں اور جس تعداد میں ریت کے ذرات ہیں اور موسلا دھار بارش کی بوندوں کی جو تعداد ہے۔

(۳۸) آپ پر سلام ہو' آپ ہمارے سرپناہ ہیں' تنگی و ترشی کی حالت میں' اور آرام کی حالت میں دکھ اور سکھ دونوں میں آپ ہی ہمارے ہیں۔

(۳۹) آپ پر سلام ہو' آپ ہمارے امام و رہبر و مقتدی ہیں۔ اور آپ ہی میرے خزانہ ہیں اور آپ اللہ کی طرف سے فریاد رس ہیں۔

(۴۰) اللہ آپ پر اپنا درود و سلام بھیجتا رہے ہمیشہ ہمیشہ' اور آپ کی آل واصحاب پر

قصیدہ بغدادیہ و ترجمہ

یہ ۲۱ اشعار کا قصیدہ حضرت ابو عبداللہ مجدالدین محمد بن رشید بغدادی شافعی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۶۶۲ھ) کا ہے' اس قصیدہ مبارکہ کے اکثر اشعار اسی دیوار پر کندہ ہیں جو مواجہ شریفہ کے

اوپر قبلہ کی جانب ہے' اور اس کا سلسلہ مقام نزول جبریل (جس کو منزل الوحی بھی کہتے ہیں) تک چلا گیا ہے' اور روضہ جنت کے اوپر تین گنبدوں کے حلقوں میں منقش ہیں۔ اس قصیدہ کو بغدادیہ اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت ابن رشید بغدادی کی تصنیف ہے اور وتریہ اس لئے کہتے ہیں کہ اشعار کی تعداد (۲۱) ہے جو وتر (طاق) کا عدد ہے۔

عربی اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

(۱) رسول اللہ کے نور سے عالم روشن ہے (جہاں روشن است از جمال محمد) اور ہر ایک کی آمد ورفت آپ ہی کے نور سے ہے یعنی کائنات کی حرکت وحیات آپ کے نور سے وابستہ ہے۔

(۲) عظمت حق نے مخلوق کے لئے رحمت بنا کر آپ کو پیدا کیا' سارا عالم آپ کے احسانات میں کروٹیں لے رہا ہے۔

(پہلے مصرعہ میں براہ بری بیری تخلیق کرنا اور دوسرے مصرعہ میں برہ احسان وفضل کے معنی میں ہے)

(۳) وجود حضرت آدم سے پہلے آپ کی عظمت آشکارا ہوئی۔ آپ کے اسمائے گرامی اس سے بھی پہلے لوح محفوظ میں درج ہوئے۔

(۴) تمام انبیاء نے آپ کی بعثت کی نوید سنائی' کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے آپ کی (بعثت) کی امید نہ رکھی ہو۔

(۵) تورات موسیٰ میں آپ کی نعت وصفات مذکور ہیں انجیل عیسیٰ آپ کے مدائح سے معمور ہے۔

(۶) بشارت دینے والے۔ انجام سے آگاہ کرنے والے' سراپا شفقت وکرم' مہربان نرم خو' نرم دل' رحم دل' محسن' خطاکار کو قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنے والے۔

(۷) حظیرہ قدس میں۔ (سر کے بل نہیں) پاؤں پاؤں چلے کون؟ وہ رسول جن کا منصب تمام مناصب پر فائق ہے۔

(۸) آسمان کے بلند ترین سرے پر اپنے رب سے گفتگو کی۔ جب کہ جبرئیل (پر سمیٹے) الگ اور دور کھڑے تھے اور حبیب کو قریب کیا گیا تھا۔

(۹) ان کے اقبال سے ہم تمام قوموں پر فائق ہیں اور ہمیں وہ ملت ملی جس کے طلب گار تمام انبیاء تھے۔

(۱۰) مکہ کا شہر آپ ہی کے دم سے مکہ ہے اور آپ ہی کے وجود پاک سے بیت اللہ قبلہ بنا آپ ہی کی ذات سے عرفات کا میدان مقدس بنا جہاں قربانی کے جانور لے جائے جاتے ہیں۔

(۱۱) آپ کے وجود گرامی کے عطر آگیں جھونکوں سے پورا شہر طیبہ مہک اٹھا' اور اس کے نسیم سے پورا خطہ دمک اٹھا' مشک کی کیا حیثیت ہے؟ کافور کی کیا حقیقت ہے؟ آپ کے شہر پاک کا ایک جھونکا

سب سے زیادہ عطر بیز ہے۔

(۱۲) باوقار چہرہ تاباں والے حسین ایسے کہ چودھویں کا چاند ہو' یا جیسے رات کی تاریکی کے بعد صبح کی روشنی نمودار ہو۔ جو گمراہیوں کی تاریکی دور کردے۔

(۱۳) قافلہ کے حدی خوان! تو کس کو اپنی دھیمی اور گنگناتی آواز میں پکار رہا ہے؟ تیری آواز سے سب پر نشہ کی سی کیفیت طاری ہے اور تاریکیاں چھٹ رہی ہیں۔

(۱۴) چودھویں کا ایک چاند نہیں' کتنے ماہ تمام ہیں جو یکایک روشن ہو گئے۔ نہیں نہیں یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ انور کی چمک ہے یا شراب کے جام گردش میں ہیں۔ نہیں' یہ سب کچھ نہیں آپؐ کی باتیں (حدیثیں) مست کررہی ہیں۔

(۱۵) حجاج اپنے جلو میں ہماری روحیں لئے جارہے ہیں اور ہم سب نشہ میں مست ہیں۔ گویا قافلہ میں جام وبادہ کا دور چل رہا ہے۔

(۱۶) ہمارے قلوب آپ کی صفات حسنہ سن کر سکینت پاگئے ہیں۔ دوسری طرف آپؐ کے شوق میں جھوم رہے ہیں اور قافلے مست ہیں۔

(۱۷) طیبہ میں صلحائے امت نے اپنے کجاوے ڈال دیئے اور ہم دیار مقدس کی ان وادیوں سے محروم ہیں۔

(۱۸) اپنی معصیتوں' اپنی شامت اعمال اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہم محروم زیارت کردیئے گئے۔ آہ کب وہ وقت آئے گا جب یہ بندہ مجبور چھوڑا جائے گا اور مدینہ پاک سے ہم قریب ہوں گے۔

(۱۹) اپنی کوتاہیوں' اپنے افلاس اور فقر کے ساتھ یا رسول اللہ ہم آپ کی طرف بھاگ کر آنا چاہتے ہیں۔

(۲۰) اپنی حرمت کے صدقے میں میرا ہاتھ پکڑیئے' اس دن جب سب سے حساب لیا جائے گا ہم اس دن کے لئے آپ ہی کی شفاعت سے آس لگائے ہوئے ہیں۔

(۲۱) آپ کی مدح کرکے اللہ سے اپنی مغفرت کا طالب ہوں اگرچہ ایسا بندہ ہوں جس سے عمر بھر لغزشیں ہی ہوتی رہی ہیں۔

❖❖❖

بشکریہ ماہنامہ "ساحل" کراچی۔